بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۸۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم جمعہ

جلد ۳۲ | ۱۰ ماہ امان ۱۳۲۳ ہش | ۱۴ ربیع الاول ۱۳۶۳ھ | ۱۰ مارچ ۱۹۴۴ء | نمبر ۵۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ ماہ امان ۔ آج ۸ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو آج صبح نقرس کے درد کی شکایت ہوگئی تھی ۔ جو خدا تعالےٰ کے فضل سے دن میں کم ہوگئی ۔ شام کو ۵ بجے کے قریب کسی قدر حرارت ہوگئی ۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو کھانسی اور نزلہ کی شکایت ہے ۔ احباب صحت و عافیت کے لئے دعا فرمائیں ۔

روزنامہ الفضل قادیان —— ۱۴ ربیع الاول ۱۳۶۳ھ

اسلام کی فتح روحانی کیلئے دردمندانہ دعاؤں کا آغاز

(حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ملاحظہ کے بعد شائع کیا جا رہا ہے)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اللہ تعالےٰ کے منشاء مبارک کے ماتحت اور الٰہی انکشاف کے مطابق اسلام کی روحانی فتح کے لئے جو تازہ بشارت پائی ہے ۔ اس کے اندر اسلام واحمدیت کے ایک نئے دور کا آغاز پایا جاتا ہے ۔ سابقہ پیشگوئیاں اور نبوتیں بھی اسی امر پر دلالت کر رہی ہیں ۔ ان برگزیدہ لوگوں کے ہر کام کا آغاز و انجام دعا اور استمداد ربانی سے ہوتا ہے ۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے کل بعد نماز مغرب اعلان فرمایا تھا ۔ کہ میں آئندہ چالیس روز تک اسلام و احمدیت کی کامیابی ، غیر معمولی کامیابی کے لئے خاص دعائیں کروں گا ۔ احباب بھی میرے ساتھ شریک ہوں ۔ چنانچہ آج مورخہ ۸ ر امان (۸ مارچ) کو بعد نماز عصر حضور خدام کی ایک بڑی تعداد کے ساتھ بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار کی چار دیواری میں داخل ہونے سے قبل دروازہ پر کھڑے ہو کر حضور نے تمام خدام سے خطاب فرمایا ۔ جس کا ملخص میں اپنے الفاظ میں درج ذیل کرتا ہوں ۔ حضور نے فرمایا کہ

ہمارا مقصد یہ ہے ۔ کہ ساری دنیا اسلام و احمدیت کی حلقہ بگوشی میں داخل ہو جائے ۔ اور الٰہی قانون یہ ہے ۔ کہ امت کو وہی فتوحات حاصل ہوتی ہیں ۔ اور وہی ممالک دئے جاتے ہیں ۔ جو اس امت کے نبی کو حاصل ہوتے ہیں ۔ اس لئے اسلام کی فتوحات کے لئے دعا سے پیشتر یہ نہایت ضروری ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درد دل سے درود پڑھا جائے ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر درود بھیجا جائے ۔ تا اللہ تعالیٰ ان کیلئے دنیا کے ممالک اور اقالیم کی فتح مقدر فرمائے ۔ جس جس ملک کے متعلق آسمان پر یہ فیصلہ ہوتا جائے گا ۔ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی میں داخل ہو جائے وہ ملک ہماری تبلیغ کے لئے کھل جائیگا اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس میں احمدیت کو غلبہ اور کامیابی عطا فرماتا جائے گا ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے ۔ کہ حضور نماز تہجد کے لئے بیدار ہو کر جب صحن میں تشریف لاتے تو اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۝ الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ ۚ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ۗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۝ (آل عمران رکوع ۲۰) آیات کی تلاوت فرماتے ۔ اس سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی امت کی فتوحات کو اس نبی کی فتوحات کا نتیجہ اور ثمرہ قرار دیتے تھے ۔ اس لئے اول خود خدائی وعدوں پر یقین کا اظہار فرماتے اور پھر دعا فرماتے کہ خدا ان وعدوں کو امت پر پورا فرمائے مسلمانوں کو بھی اس میں سبق دیا گیا ہے اور دعا سکھائی گئی ہے ۔ کہ خدا تعالےٰ کے وعدے تو ضرور پورے ہوں گے ۔ لیکن تم دعا کرو ۔ کہ ایسا نہ ہو ۔ کہ تم ان فتوحات میں حصہ نہ لے سکو ۔ بلکہ خدا کسی اور قوم کو کھڑا کر دے ۔ جو تمہاری رسوائی کا موجب امر ہے ۔ کیونکہ پہلے ایمان لانے والے ہونیکے لحاظ سے حق تمہارا ہے ۔ کہ تمہیں فتوحات حاصل ہوں ۔ ہمیں دعا کرنی چاہیئے ۔ کہ اللہ تعالےٰ اسلام کی فتح کو جلد تر قریب لائے ۔ اور ہمیں اس میں حصہ وافر عطا فرمائے ۔ اور توفیق عمل عطا فرمائے ۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔

اس خطاب کے بعد حضور نے مع خدام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار پر جا کر نہایت رقت و خشوع سے دعا فرمائی ۔ پھر سیدہ حضرت ام طاہر احمد صاحبہ رضی اللہ عنہا کی قبر پر دعا فرمائی ۔ اور سب خدام سمیت واپس تشریف لائے ۔

باہر کی جماعتوں کا فرض ہے ۔ کہ وہ بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اسلام کی اس روحانی فتح کے لئے دردمندانہ دعاؤں میں شریک ہوں ۔ حضور روزانہ نمازوں میں عموماً اور بعد نماز عصر خصوصاً یہ دعا فرماتے ہیں مسجد مبارک کی پنجوقتہ نمازوں میں اہل ایمان کی دردمندانہ دعائیں ایک نہایت پرکیف اور ایمان افزا نظارہ ہیں ۔ روح کو بیدار اور قلب کو صیقل کرنے والا موقعہ ہوتا ہے ۔ مبارک وہ احباب جنہیں اس غیر معمولی سعادت سے حصہ نصیب ہو ۔

خاکسار : خادم ابو العطاء جالندھری

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

امام سے قبل نہ سجدہ میں جانا چاہیئے اور نہ سر اٹھانا چاہیئے

قادیان ۸ مارچ ۔ آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر کے بعد فرمایا ۔ کہ بعض لوگ امام سے قبل سجدہ میں چلے جاتے یا پہلے سر اٹھا لیتے ہیں ۔ احادیث میں آتا ہے ۔ کہ ایسا کرنے والے کا سر گدھے کا ہو گا ۔ خدام الاحمدیہ کو اس امر کی نگرانی کرنی چاہیئے ۔ اور جس طرح پہرہ کے لئے آدمی مقرر ہوتے ہیں ۔ اسی طرح اس کی نگرانی کے لئے آدمی مقرر کرنے چاہئیں ۔ جو ایسا کرنے والوں کو بذریعہ اعلان بار بار سمجھاتے رہیں ؛

لاہور میں نہایت عظیم الشان جلسہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح المصلح الموعود ایدہ اللہ شرکت فرمائیں گے

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے ۱۲ مارچ بروز یکشنبہ لاہور میں ایک نہایت عظیم الشان جلسہ منعقد ہو رہا ہے ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعلان مصلح موعود کو لاہور سے خاص تعلق ہے ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے لاہور کو نوازا اور اس مقام پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ پر یہ ظاہر فرمایا ۔ کہ حضور ہی وہ مصلح موعود ہیں ۔ جس کا وعدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فرمودہ پیشگوئی میں کیا گیا ۔ ۱۲ مارچ کے جلسہ میں بمقام لاہور جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے حضور شکر ادا کرے گی ۔ احباب کو چاہیئے ۔ کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک اجتماع میں شریک ہو کر زندہ خدا کی زندہ آیات اپنی آنکھوں سے دیکھیں ؛

خاکسار (شیخ) بشیر احمد ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لاہور

اپنی مریم کا جنازہ دیکھ کر

فرمودہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

الٰہی کس دلہن کی پالکی ہے
بصد تکریم چلتے ہیں جلو میں

ہزاروں رحمتوں کے زیر سایہ
ہمارے گھر کی زینت جا رہی ہے

"دلھن" دولہا سے رخصت ہو رہی ہے
"محبت" تھی مجسم ... میری مریم

ملائک جس کو آئے ہیں اٹھانے
فرشتے "چادر انوار" تانے

دعاؤں کے لئے بھاری خزانے
بساطِ گلشن جنت سجانے

بلا بھیجا ہے ربِّ دوسرا نے
چلی ہے پیار خالق سے بڑھانے

دلِ مہجور راضی ہو رضا پہ
ترا چاہا نہیں چاہا خدا نے

جماعت ہائے احمدیہ ڈسکہ وملحقات کی طرف سے تعزیت کا تار

ڈسکہ ۸ مارچ ۱۹۴۴ء ۔ چوہدری شکر اللہ خان صاحب ڈسکہ سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں ۔ کہ جماعت ہائے ڈسکہ ۔ کوٹ ڈسکہ بھروکے ۔ موسے والہ وغیرہ حضرت سیدہ ام طاہر احمد صاحبہؓ کی المناک وفات پر پیغام تعزیت پیش کرتی ہیں ۔ ان جماعتوں کے تمام مردوں عورتوں اور بچوں نے مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی امامت میں نماز جنازہ ادا کی ۔ میری طرف سے ۲۵ روپے اور ۲۵ روپے میری بیوی کی طرف سے اور ۵۰ روپے دوسرے احباب کی طرف سے کل ۱۰۰ روپیہ مناسب اخراجات کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں ارسال کئے گئے ہیں ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

ریویو آف ریلیجنز اردو کا مصلح موعود نمبر

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ریویو اردو کا مصلح موعود نمبر یکم اپریل ۱۹۴۴ء کو شائع ہو رہا ہے ۔ اہل قلم اصحاب سے گزارش ہے ۔ کہ وہ اپنے اپنے مضامین ۱۹ مارچ ۱۹۴۴ء تک دفتر میں پہنچا دیں ۔ مضمون مدلل اور ٹھوس ہوں ۔ شعرا کی نظمیں بھی شکریہ کے ساتھ قبول کی جائینگی

ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز (اردو) قادیان

اسلامی اصول کی فلاسفی کا فرانسیسی ترجمہ

اسلامی اصول کی فلاسفی کا ایک ترجمہ فرانسیسی زبان میں پہلے لنڈن سے شائع کیا گیا تھا ۔ اس وقت ماریشس میں اس کتاب کے فرنچ ترجمہ کا دوبارہ انتظام کیا گیا ہے ۔ پہلے ترجمہ کا نسخہ سامنے ہونے سے امداد ملے گی ۔ اس لئے اس سابقہ ترجمہ کے نسخوں کی

کلرک کی فوری ضرورت

نظارت علیا میں ایک تجربہ کار میٹرک پاس یا مولوی فاضل پاس کلرک کی فوری ضرورت ہے ۔ تنخواہ ۲۵ روپے ماہوار ہو گی ۔ اور اس کے علاوہ ۹½ روپے ماہوار جنگ الاؤنس بھی دلانے کی کوشش کی جائیگی ۔ سر دست یہ اسامی صرف آخر اپریل تک کے لئے ہے ۔ مگر امید ہے کہ جولائی تک کے لئے منظوری مل جائیگی ۔ خواہشمند امیدوار اپنی درخواستیں ۱۵ مارچ تک بھجوا دیں ۔ (ناظر اعلیٰ)

نام پیش کئے جائینگے

تحریک جدید کے ان مجاہدوں کے نام خدا کے مصلح موعود فضل عمر کے حضور دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے ۔ جن کا چندہ تحریک جدید سال دہم مرکز میں ۳۱ مارچ تک پہنچ جائے گا ۔ نیز ان کارکنوں کے نام بھی پیش کئے جائیں گے ۔ جن کی جماعتوں کا چندہ بحیثیت جماعت نمایاں اور غیر معمولی طور پر زیادہ وصول ہو گا ۔ پس کارکنان اور احباب پوری کوشش کریں ۔ کہ ان کا چندہ ۳۱ مارچ تک مرکز میں داخل ہو جائے ؛

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

تقرر نائب امیر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے محمد ابراہیم عبد اللہ حکیم صاحب کو ۳۰ اپریل ۱۹۴۷ء تک تین سال کے لئے جماعت احمدیہ بمبئی کا نائب امیر مقرر فرمایا ہے ۔ (ناظر اعلیٰ)

۱۲ مارچ کو یوم التبلیغ برائے مسلم اصحاب مقرر ہے سب احباب یاد رکھیں اور یہ سارا دن تبلیغ کیلئے وقف کریں

ایک احمدی مبلغ تاشقند کے قید خانہ میں

(۲)

خاکسار جب بخارا گیا۔ تو پہلے ارتھک گاؤں کے قید خانہ میں پندرہ دن تک مجھے قید رکھا گیا۔ وہاں سے عشق آباد کے قید خانہ میں بھیجدیا۔ جہاں ساڑھے تین مہینے کے قریب قید رہا۔ وہاں سے مجھے تاشقند لے گئے۔ عشق آباد میں ساڑھے تین مہینے کے عرصہ میں چونکہ ایک ہی جوڑا کپڑوں کا پہنے رکھا۔ اور غسل کا بھی کوئی انتظام نہ تھا اس لئے میرے کپڑے سخت گندے ہو گئے۔ اور کثرت سے جوئیں پڑ گئیں۔ اس لئے تاشقند سنٹرل جیل میں لے جاتے وقت مجھ کو میرے تین چار کپڑوں کے جوڑے دے دیئے۔ ان میں سے نیا جوڑا پہن لیا۔

تاشقند کے جیل خانہ میں تبلیغ احمدیت

جب تاشقند پہونچا۔ تو قرآن مجید بھی میری کتابوں میں سے مجھے پڑھنے کے لئے دے دیا۔ یہاں تقریباً تین ماہ تک تو مجھ کو انہوں نے کوئی تکلیف نہ دی۔ روزانہ کچھ وقت قرآن کریم یاد کرنے کچھ نمازوں اور ذکر الٰہی میں اور کچھ اپنے ساتھی قیدیوں کو تھوڑی تھوڑی تبلیغ کرنے میں گزارتا۔ وہاں ہر روز صبح و شام چہل قدمی کے لئے قید خانہ کے صحن میں سب قیدیوں کو تھوڑی دیر کے لئے نکالتے۔ تو ہر کمرے والے مجھ کو زیادہ توجہ سے دیکھتے۔ چونکہ وہ سیاسی قید خانہ تھا اس لئے وہ خوب شور و شر کرتے۔ مجھ کو دیکھتے بالکل برعکس پاکر مسلمان قیدی مجھ سے محبت کرتے۔ اور دوسرے بھی ایک دوسرے سے دریافت کرتے۔ کہ یہ کون لڑکا ہے۔ اور اس کے کیا حالات ہیں۔ چند دنوں کے بعد مجھ کو ایک دوسرے کمرہ میں لے گئے۔ جہاں سب کے سب مسلمان قیدی تھے۔ اور ان میں سے بعض متمول تھے۔ ان میں سے ایک صاحب عبد اللہ نام جو تقریباً ۵۰ سال کی عمر کے تھے۔ اور جن کا وطن کابل تھا۔ بڑے ذی اثر سمجھدار اور دینی امور کی طرف راغب تھے۔ اور اس کمرہ کے مسلمانوں کے امام صلوٰۃ تھے۔ ان کے ذریعہ میں فارسی میں گفتگو کرتا۔ اور وہ میری بات دوسروں کو سناتے۔ ایک اور قیدی محمد حسن نام تھے۔ جو بخارا سے قید ہو کر یہاں لائے گئے تھے۔ یہ غریب تھے۔ سب سے پہلے اس کمرہ میں یہ احمدی ہوئے۔ رمضان کا مہینہ شروع ہو گیا تھا۔ میرا دستور تھا۔ کہ میں مغرب کی نماز پڑھ کر جبکہ یہ لوگ بھی نماز پڑھ کر اور کھانا کھا کر فارغ ہو جاتے تھے سب کا حال دریافت کرتا۔ اور وہ مجھ کو اپنے پاس بٹھا کر مختلف مسائل دریافت کرتے عبد اللہ خان صاحب میری باتوں کا ترکی میں ترجمہ کر کے ان کو بتلاتے۔ میں نے کئی دفعہ دیکھا۔ کہ بعض قیدیوں میں سے ابھی میں فارسی میں ہی بتا رہا ہوتا۔ اور وہ سمجھ جاتے۔ کہ میں کیا کہتا ہوں۔ اور رونے لگ جاتے۔ اور جب سب کو بات معلوم ہوتی۔ تو وہ بہت نمایاں اثر لیتے۔ ایک دفعہ ان میں سے غلام رسول نام قیدی جو ترک تھے۔ عبد اللہ خان صاحب سے لڑ پڑے۔ کہ تم خیانت سے کام لیتے ہو۔ یہ دیر تک بات کرتے ہیں۔ مگر تم جلد ان کی بات کا ترجمہ کر کے ختم کر دیتے ہو۔ ان کی پوری بات نہیں بتاتے۔ ایک دفعہ مغرب کے وقت عبد اللہ خان صاحب نے مجھ سے بڑی حیرانی سے دریافت کیا۔ کہ یہ تم نے کہاں سے علم سیکھا۔ اس وقت تک میں نے ان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر نہیں کیا تھا۔ کیونکہ مجھے حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت تھی۔ کہ پہلے ایک طرف اپنا اثر قائم کرنا اور دوسری طرف ان کی طبائع و خیالات کا جائزہ لینا کہ وہ کس قسم کے خیالات کے لوگ ہیں۔ پھر علیحدہ علیحدہ ان کو تبلیغ کرنا اور ایک احمدی کا دوسرے کو علم نہ ہونے دینا۔ اس وقت میرے دل میں بڑا جوش پیدا ہوا۔ اور میں نے کہا خان صاحب میں نے اس بزرگترین انسان سے یہ علم حاصل کیا ہے۔ جس نے دنیا کے کسی مکتب میں نہیں پڑھا۔ بلکہ یہ فرمایا ہے ؎

دگر استاد را نامے ندانم
کہ خواندم در دبستان محمد

یہ شعر پڑھتا تھا۔ کہ ان پر اس نے جادو کا اثر کیا۔ ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور میرے قدموں میں انہوں نے اپنا سر ڈالدیا۔ اس وقت میں نے مناسب سمجھا۔ کہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کا ان کو پتہ دوں۔ میں نے کہا۔ کہ نصف رات کے قریب میں آپ سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ آپ جاگتے رہیں۔ چنانچہ جب سب قیدی سو گئے۔ اور روسی سپاہی بھی وہاں نہ رہا۔ تو دعا کر کے میں نے ان کو حضرت اقدس علیہ السلام کا پتہ دیا۔ وہ سنتے ہی کہنے لگے۔ آپ کے ایک احمدی بھائی حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب بہت عرصہ ہوا کابل میں سنگسار کئے گئے تھے۔ میں نے کہا ہاں انہوں نے کہا میں بھی ان کا نظارہ دیکھنے والوں میں موجود تھا۔ مجھ کو اس وقت سے یہ تو پتہ لگ گیا تھا۔ کہ امام مہدی پنجاب میں آئے ہیں۔ مگر تفصیلی حالات کا اب آپ سے پتہ لگا ہے۔ اور وہ احمدی ہو گئے۔ اور بفضل خدا میری ہر بات پر آمنّا کہتے۔ چونکہ یہ بڑے سمجھدار تھے۔ اس لئے خود بھی میرے ساتھ اس طرح معاملہ کرتے۔ کہ کسی کو یہ علم نہ ہونے پائے۔ کہ وہ میرے ہم خیال ہیں۔ قید خانہ کے افسران کو بار بار بلا کر میرے متعلق دریافت کرتے۔ مگر وہ یہ کہہ کر آ جاتے کہ کوئی ملا آدمی ہے۔ نماز روزہ دینی مسائل کے علاوہ ہم سے اور کوئی گفتگو نہیں کرتا۔

مصائب کا آغاز

خدا کے فضل اور رحم سے جب اس کمرہ میں بہت سے احمدی ہو گئے تو ایک بڑا روسی بڑا چالاک تھا۔ اور جس کا نام عبد القادر تھا جاسوس بن کر میرے حالات دریافت کرنے کے لئے بھیجا گیا۔ یہ سب قیدی اسے خوب جانتے تھے۔ مجھ کو شروع میں وہ اشاروں سے کہتے بھی رہے۔ کہ اس سے بہت باتیں نہ کرنا۔ مگر میں سمجھ نہ سکا۔ وہ اچھا خاصہ چلتا پرزہ آدمی تھا۔ وہ مجھ کو شکار کرنے کی کوشش میں رہتا۔ اور میں اس کو شکار کرنے کی تاک میں۔ اس کے گھر سے روزانہ کھانا اور کپڑے بدلنے کے لئے آتے۔ دوسرے قیدیوں کے لئے حسب دستور ہفتہ میں دو دفعہ اجازت ہوتی تھی۔ اس لئے دوسرے یا تیسرے دن ہی میرے متعلق یہ رپورٹ بھیجدی۔ کہ یہ اتنا عالم ہے۔ کہ ہمارے سارے تاشقند میں اتنا بڑا کوئی عالم نہیں۔ جب مجھے اس کمرہ میں اس جاسوس کی مہربانیوں سے بہت بڑا شک ہونے لگا۔ اور باقی کمرہ والوں نے جو مجھ سے بڑی عقیدت رکھتے اور خدمت کرتے اور بعض فرداً فرداً مجھ سے قرآن کریم پڑھتے تھے۔ یہ ہر قسم کا سلوک کرنا مجھ سے بند کر دیا کیونکہ وہ ڈر گئے۔ کہ خدا معلوم اب اس سے کیا سلوک ہو گا۔ دوسری طرف میں نے وہاں بیٹھنے والے سرکاری وکیل کو دیکھا۔ کہ اس کے بھی تیور بالکل بدلے ہوئے ہیں۔ اور اس کا رویہ میرے متعلق اب اچھا نہیں رہا۔ پہلے جب میں بیان دینے کے لئے جاتا۔ اور سرکاری وکیل کا حال دریافت کرتا۔ تو وہ اچھی طرح جواب دیتا۔ مگر اب میرے حال دریافت کرنے پر برا مناتا۔ اور یہ سمجھتا کہ ہماری حکومت کا حال ہم سے دریافت کرتا ہے۔ الغرض جب میں نے اپنے قیدی ساتھیوں کی یہ حالت دیکھی تو میرے دل میں جوش پیدا ہوا۔ میں نے قرآن شریف ہاتھ میں لے کر عبد اللہ خان صاحب کو جو ان سب میں زیادہ سمجھدار اور میری باتوں پر عمل کرنے والے تھے۔ مخاطب کر کے کہا برادر من ؎

ترسم از آنکہ سوئے او بخواہی رفت
زدنیا دل چہ مے بندی چہ دانی وقت رفتن را

بخدا میرے دل کی کیفیت تو یہ ہے۔ کہ اگر اس قرآن مجید کی خاطر میرے جسم کا ذرہ ذرہ کر دیا جائے۔ تو میں اسکو اپنے لئے فخر اور اپنے مدعا کے حصول کا باعث سمجھونگا بات کرتے کرتے میری آواز بہت بلند ہو گئی۔ انہوں نے بھی کہا۔ کہ میں بھی ایسا ہی کہوں۔ اور میری بھی یہی حالت ہے۔ میری آواز سنکر قید خانہ کے ایک دو نگران آ گئے۔ مگر اس وقت میں اپنی بات ختم کر کے خاموش ہو چکا تھا۔ احمدیت کی محبت جو میرے اندر چھپی ہوئی تھی۔ اور پہلے جس کا مجھے علم نہ تھا۔ وہ قید خانہ

میں آکر نمایاں طور پر محسوس ہونے لگی۔ نیز میرے دل میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی محبت بہت بڑھنے لگی۔ جوں جوں وہ مجھ پر سختی کرتے اتنی ہی دلیری اور جرأت میں اپنے اندر محسوس کرتا۔

زمین دوز قید خانہ میں

تاشقند میں دو اڑھائی ماہ قید رکھنے کے بعد مجھ کو ایک دوسرے قید خانہ میں آدھی رات کو لے گئے۔ اور دوسرے دن بعض اور قیدیوں کو بھی اسی قید خانہ میں لے آئے۔ قید خانہ زمین کے نیچے تھا۔ یعنی قیدیوں کے کمرے زمین کے نیچے تھے۔ اور اوپر قید خانہ کے دفاتر تھے۔ یہاں مجھ کو علیحدہ اور تاریک کمرہ میں رکھا اور یہیں مجھ کو سخت سے سخت سزائیں دینے لگے۔ آخر جب میں بہت زخمی اور بیمار ہو گیا۔ تو مجھ کو ہسپتال میں لے گئے۔ یہاں میں تقریباً ڈیڑھ ماہ رہا۔ ان دنوں اُن کو مجھ پر جاسوس ہونے کا بہت شک تھا۔ مگر میرے بیانات سے جو بعض دفعہ وہ ساری ساری رات لیتے رہتے۔ انہیں کوئی ثبوت نہ ملتا تھا۔ اور وہ تنگ آکر بدنی تکالیف دیتے۔ اور اس طرح حالات معلوم کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ الغرض تاشقند کے قید خانہ میں تقریباً پانچ ماہ رکھنے کے بعد مجھے ماسکو لے گئے۔ خاکسار ظہور حسین

---

۴۴ سوسائٹی کے اکثر ممبر وہ ہیں۔ انہوں نے کہا۔ یہ بات کہ مسیح مر گئے۔ اور کشمیر میں دفن ہیں۔ زیادہ معقول اور قابل تسلیم ہے۔ ایک شخص نے ناٹنگھم سے دونوں اشتہار پڑھکر لکھا۔ کہ مجھے اب اس امر کا شوق ہے۔ کہ میں اور لٹریچر پڑھوں۔ آپ مجھے کتابیں بھیج دیں میں قیمت ادا کر دوں گا۔ چنانچہ اُسے مناسب لٹریچر بھیجا گیا۔

ملاقاتیں

ایام زیر رپورٹ میں بعض ہندوستانی دوست مسجد دیکھنے کے لئے آئے۔ جو یہاں گورنمنٹ کی سکیم کے ماتحت ٹیکنیکل کام سیکھنے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ مسٹر فضل الٰہی کریم بائی نے اپنے مکان پر کھانے کے لئے دعوت دی۔ جہاں مذہبی مسائل پر گفتگو ہوئی۔ اپنے دوست بھی ملنے کیلئے وقتاً فوقتاً آتے رہے۔ مرزا منصور احمد کیپرڈ۔ حمید احمد لیفٹیننٹ۔ م م ۴۴

انگلستان میں تبلیغ اسلام

مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس احمدی مبلغ و امام مسجد احمدیہ لندن نے تازہ تبلیغی رپورٹ جو بذریعہ ہوائی ڈاک ارسال فرمائی ہے۔ کو درج ذیل کیا جاتا ہے۔

شاہ البانیہ سے ملاقات

دسمبر میں کنگ زوغو شاہ البانیہ سے جو لندن سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر رہتے ہیں۔ ملنے کے لئے میں گیا۔ انگلستان میں مساجد۔ مسلم اتحاد اور احمدیہ موومنٹ کے متعلق ایک گھنٹہ کے قریب ان سے گفتگو ہوئی۔ "احمدیت حقیقی اسلام ہے" "اسلامی اصول کی فلاسفی کا فرانسیسی ترجمہ" اور "اسلام" کتابیں انہیں بطور تحفہ پیش کی گئیں۔ جو انہوں نے بخوشی قبول کیں۔ ان کی ہمشیرہ کو جو پہلے مسجد احمدیہ میں تشریف لائی تھیں۔ ایک حمائل قرآن شریف کی بطور تحفہ دی گئی۔ مسلم اتحاد کے متعلق انہوں نے کہا۔ کہ میرا مقصد یہ ہے کہ مذہبی لحاظ سے اتحاد ہو۔ پولیٹیکل امور میں بیشک مختلف رہیں۔ میں نے کہا مذہبی لحاظ سے اتحاد سے کیا آپ کی یہ مراد ہے۔ کہ شیعہ اپنے مخصوص اعتقادات چھوڑ کر اتحاد کی خاطر سُنی بن جائیں یا سُنی شیعہ بن جائیں اگر یہ مراد ہے۔ تو کیا یہ ممکن ہے۔ کہ ایک فریق اپنے معتقدات کی غلطی سمجھے بغیر اپنے معتقدات چھوڑ کر دوسرے فریق کے معتقدات کو اختیار کر لے گا۔ تھوڑے سے وقفہ کے بعد انہوں نے جواب دیا۔ کہ یہ واقعی بہت مشکل ہے۔ پھر میں نے اس تجویز کا ذکر کیا۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانان ہند کے سامنے ۱۹۲۷ء یا ۱۹۲۸ء میں پیش فرمائی تھی۔ کہ ہر فرقہ بے شک اپنے مخصوص اعتقادات رکھے۔ لیکن اقتصادیات اور دیگر معاملات میں ایک دوسرے سے تعاون کریں۔ اعتقادی اختلاف کو آپس میں دشمنی کا سبب نہ بنائیں۔ احمدیہ جماعت کے متعلق میں نے بتایا۔ کہ اس کے بانی مسیح موعود اور مہدی ہیں جن کی آمد کی تمام مسلمان انتظار کر رہے تھے۔ انہوں نے پوچھا کہ آپ کا مذہب کیا ہے۔ میں نے کہا ہمارا مذہب اسلام ہے۔ ہم حنفی شافعی وغیرہ کسی فرقہ کی طرف اپنے آپ کو منسوب نہیں کرتے۔ ہماری جماعت میں مسلمانوں کے مختلف فرقوں سے لوگ داخل ہوتے ہیں۔ پہلے ان میں سے کوئی شیعہ تھا۔ کوئی سُنی، کوئی وہابی، کوئی حنفی اور شافعی۔ غرضیکہ احمدیہ جماعت میں مختلف فرقوں کے لوگ ایک بن جاتے ہیں۔ آخر میں انہوں نے کہا کہ مجھے آپ کی ملاقات سے بہت خوشی ہوئی ہے۔ اور بہت سی نئی باتیں معلوم ہوئی ہیں۔

ناٹنگھم میں لیکچر

۲۹ر دسمبر بروز اتوار میں ناٹنگھم گیا۔ برادرم عبدالعزیز بھی ساتھ تھے۔ ناٹنگھم کاسموپولیٹن ڈیبیٹنگ سوسائٹی نے اپنے مطبوعہ پروگرام میں میرے لیکچر کا اعلان کیا تھا۔ لیکچر گاہ یونیورسٹی ہال تھا۔ چونکہ انفلوئنزا کا ان دنوں زور تھا۔ اس لئے حاضری دو سو سے کچھ زائد ہوئی۔ پہلے چالیس منٹ میں مَیں نے اسلام اور عیسائیت کے موضوع پہ پرچہ پڑھا۔ اس کے بعد حاضرین نے سوالات کئے۔ جن کے میں نے جوابات دئے۔ پہلا سوال جو ایک انگریز نے کیا یہ تھا۔ کہ آپ ہمیں یہاں وعظ کرنے کے لئے آئے ہیں پہلے ہندوستان جائیں اور وہاں کی حالت درست کریں۔ دیکھیں بنگال میں کتنے لوگ بھوک سے مر رہے ہیں۔ میں نے کہا میں یہاں آپ کو مادی خوراک تو دینے کے لئے نہیں آیا۔ بلکہ روحانی خوراک دینے کے لئے آیا ہوں۔ تم لوگ ہندوستان گئے۔ تاکہ ہندوستان کی مادی حالت درست کرو۔ اور اس کا نتیجہ وہ ہے۔ جو بنگال میں نظر آرہا ہے۔ اس پر حاضرین نے چیئرز دئے۔ اور سائل بہت شرمندہ ہوا۔ سوالات۔ تعدد ازدواج۔ اسلام میں جبر۔ عدم ضرورت مذہب وغیرہ تھے۔ پھر پچاس منٹ ڈسکشن ہوئی۔ دس اشخاص پانچ پانچ منٹ بولے۔ ڈسکشن میں میرے جوابات کی روشنی میں ایک شخص نے کہا۔ کہ تعدد ازدواج کوئی قابل اعتراض بات نہیں ہے۔ اور ایک نے کہا کہ ہمیں آج معلوم ہوا ہے۔ کہ مذہب بھی مدلل اور عقلی باتیں پیش کرتا ہے۔ ڈسکشن کا میں نے پندرہ منٹ میں جواب دیا۔ منتظمین میں سے ایک نے کہا۔ پہلے کسی مذہبی شخص نے اس طرح سوالات کے جوابات نہیں دئے۔ پہلے ایک بشپ نے یہاں تقریر کی تھی اسکی سوال کرنیوالوں نے خوب خبر لی۔ وہ کوئی معقول جواب نہ دے سکا مگر آپکے جواب معقول اور ٹو دی پوائنٹ تھے۔ سکرٹری نے کہا۔ ہم آپ کو پھر بھی "اسلام اور سائنس" کے موضوع پر بولنے کیلئے بلائینگے

ایک انگریز کا قبول اسلام

مسٹر آر جونز ونڈزورتھ جیل میں قید ہیں۔ گورنر قید خانہ نے لکھا تھا۔ کہ وہ اپنے مذہب کو بدلنا چاہتا ہے۔ میں نے اس کے جواب میں کتب بھیجیں۔ کہ وہ پہلے ان کا مطالعہ کرے۔ ان کے مطالعہ کے بعد مسٹر جونز نے لکھا۔ کہ وہ اسلام قبول کرنا چاہتا ہے۔ میں وہاں گیا۔ اور اس سے گفتگو کی۔ اور اس نے اسلام قبول کر لیا سرکاری کاغذات میں بھی اس کے مذہب کی تبدیلی کروائی گئی۔ اللہ تعالیٰ اُسے اپنی زندگی کو اسلام کے احکام کے مطابق بنانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ ماہ اپریل میں وہ قید خانہ سے باہر آئیں گے اور فوج میں داخل ہوں گے۔

میجر نارتھ فیلڈ سے گفتگو

میجر نارتھ فیلڈ ونڈز ورتھ جیل کے ڈپٹی گورنر ہیں۔ جب میں مسٹر جونز کو دیکھنے گیا تو اُن سے ملاقات ہوئی۔ وہ ہندوستان میں بھی رہ چکے ہیں۔ اور عربی ممالک میں پندرہ سال کے قریب رہے ہیں۔ انہوں نے دوران گفتگو میں اسلام کے متعلق کتب کے مطالعہ کرنے کا شوق ظاہر کیا۔ چنانچہ میں نے انہیں پہلے 'اسلام' کتاب بھیجی جس کے جواب میں وہ شکریہ ادا کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ میں نے کتاب کو پڑھنا شروع کر دیا ہے۔ کتاب دلچسپ ہے۔ میں کسی روز مسجد دیکھنے کے لئے بھی آؤں گا۔

اشتہار قبر مسیح

ناٹنگھم والی میٹنگ میں ہم نے قبر مسیح اور نارتھ افریقہ کی فتح کے متعلق پیشگوئیوں والا اشتہارات حاضرین میں تقسیم کئے۔ بعض کو 'اسلام' کے نسخے بھی دئے گئے۔ چونکہ اس

---

۴۴ نور احمد صاحب منشی جب رخصتوں پر لندن آئے۔ تو ملنے کیلئے آئے۔ سب احباب سے دعا کیلئے عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ملک کے لوگوں کے دلوں میں حق کی قبولیت کیلئے القا کرے۔ آمین

کیا جاپانی مجرم ہیں؟

آپ کہیں گے بے شک ضرور ہیں۔ دیکھئے انھوں نے کوریا، منچوکو، چین اور ابھی پچھلے دنوں ملایا اور برما میں کیسے کیسے ظلم ڈھائے۔ واقعی آئندہ نسلیں اُن پر لعنت بھیجیں گی اور تاریخ انہیں مجرم ٹھیرائے گی۔ وہ اسی کے مستحق بھی ہیں ایسی قوم کے ساتھ کیسے ہمدردی ہو سکتی ہے جس نے اس قدر خون ناحق بہایا ہو خلق خدا پر ایسے ظلم ڈھائے ہوں اور جس کا اعمال نامہ دغا بازی سے پُر اور بھلائی سے بالکل خالی ہو۔

آپ کو ان سے کیا توقع ہے؟
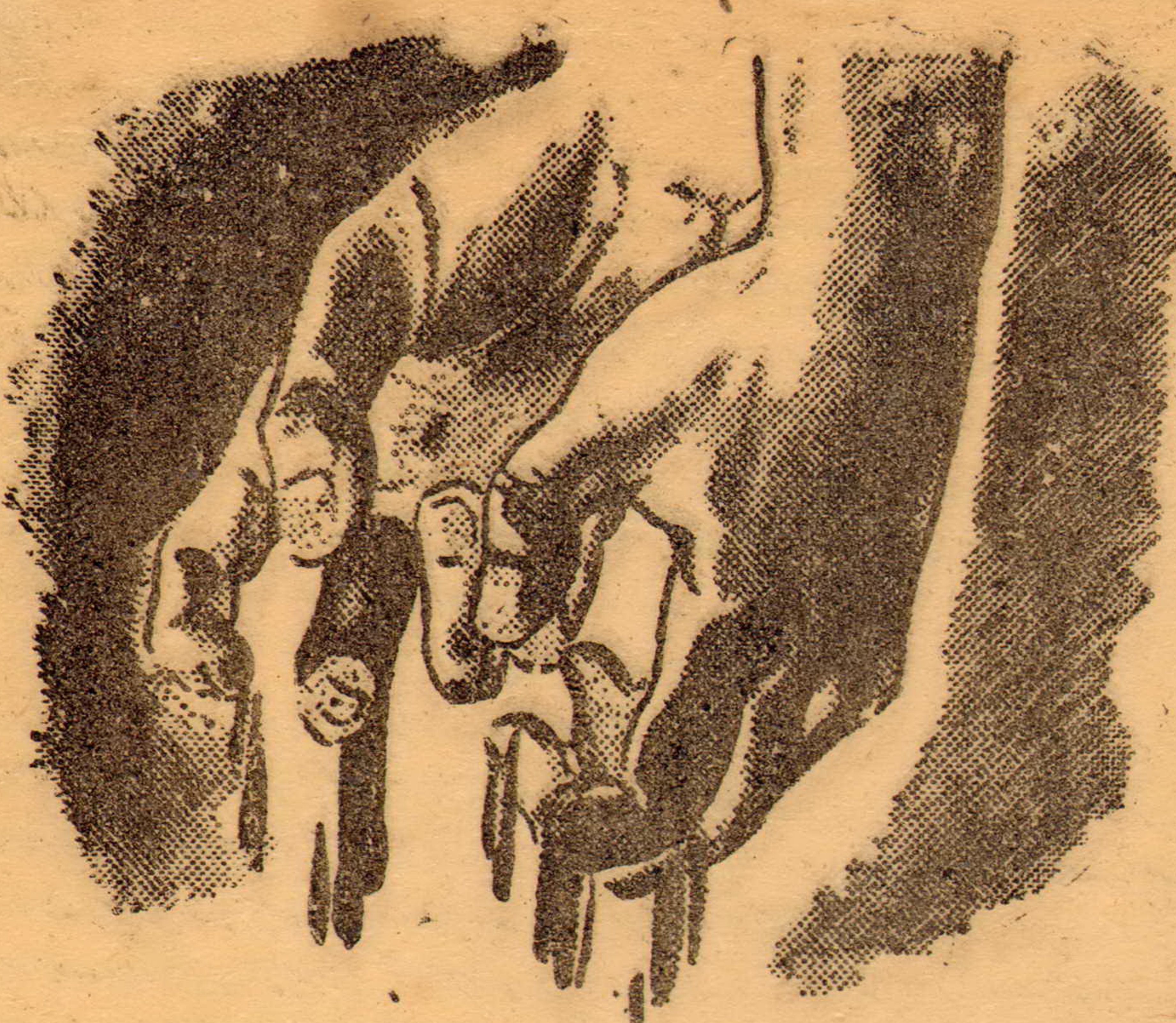
ایسی قوم سے آپ کس سلوک کی توقع رکھتے ہیں جو زیادتی کو زیادتی ہی نہ سمجھے۔ جاپان کے ہر چھوٹے بڑے آدمی کو واقعی یہ گھمنڈ ہے کہ اُس کی قوم کو دنیا پر حکمرانی کا حق حاصل ہے۔ اس کا یہ ایمان ہے کہ تمام دوسرے لوگ ذلیل اور حقیر ہیں اور اس کی غلامی کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ ہم ہندوستانیوں کو وہ کورمباز کہتا ہے یعنی دنیا کی سب سے ادنےٰ اور ذلیل قوم۔

جاپانی مجرم ہی نہیں بلکہ یاد رکھئے خطرناک بھی ہیں۔ اُن میں ایک عجیب خبط اور جنون پایا جاتا ہے۔ اُن کے ساتھ پیش آنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہو سکتا ہے۔ وہ یہ کہ اُن کی فوجی قوت کا خاتمہ کر کے انھیں ہمیشہ کے لئے بے ضرر بنا دیا جائے۔ انھیں بلاشرط ہتھیار ڈالنے پر مجبور کرنا چاہئے اور ہم اسی پر انھیں مجبور کر کے رہیں گے۔

AAA 573 U

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۸ مارچ۔ برطانی امیر البحر نے پارلیمنٹ میں کہا کہ شاید جرمن یو بوٹوں کے لئے نئی اور زیادہ محفوظ پناہ گاہیں تیار کر رہے ہیں یہ یقینی امر ہے کہ ان کی سرگرمیوں میں ایک بار پھر اضافہ ہوگا۔ اور یہ بھی غیر متوقع نہیں کہ وہ دُور دراز سمندروں مثلاً بحر ہند تک میں اپنی سرگرمیوں کو وسیع کردیں۔

نئی دہلی ۸ مارچ۔ شمالی برما میں امریکی فوجوں نے والوبوم پر قبضہ کے بعد بڑی سڑک پر روک تھام مکمل کرلی ہے۔ والوبوم کے مضبوط استحکامات کے درمیان جو دشمن فوجیں گھر گئی ہیں ان پر اتحادی لگاتار جارحانہ حملے کررہے ہیں۔

امرتسر ۸ مارچ۔ ماسٹر تارا سنگھ جی جنہوں نے حال ہی میں شرومنی اکالی دل اور شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کی صدارت سے استعفےٰ دیدیا ہے۔ کل صبح کسی نامعلوم جگہ کو چلے گئے ہیں۔ اکالی حلقے بڑے حیران ہیں۔ ماسٹر تارا سنگھ کے استعفےٰ سے اکالی دل میں نازک صورت پیدا ہوگئی۔

نئی دہلی ۸ مارچ۔ کونسل آف سٹیٹ میں کمانڈر انچیف کے اعلان کے مطابق جو ہندوستانی فوجی سپاہی کو میدان جنگ میں خدمت سرانجام دے رہا ہو۔ ساڑھے سینتیس روپے ماہوار تنخواہ ملا کرے گی۔ علاوہ بریں اس میں سمندر پار کا الاؤنس سات روپے ماہوار شامل کرلیا جائے تو یہ رقم ۴۴ روپے آٹھ آنے بن جاتی ہے۔ کمانڈر انچیف نے کہا کہ اس طرح حکومت کے اخراجات میں ۹ کروڑ سالانہ کا اضافہ ہوجائیگا۔

لنڈن ۸ مارچ۔ امیر البحر برطانیہ نے کہا کہ روس کو سامان جنگ بھیجنے میں برطانیہ کو تیرہ جنگی جہازوں اور بہت سے تجارتی جہازوں کا نقصان اٹھانا پڑا۔ قریباً ۹۸ فیصدی مال روس محفوظ پہنچ چکا ہے۔

امرتسر ۸ مارچ۔ سونا ۰۔۱۰۔۳۔۷۲
چاندی ۰۔۸۔۱۲۵ پونڈ ۰۔۰۔۹۔۴۹ روپے

لاہور ۸ مارچ۔ سونا ۰۔۳۔۷۱
چاندی ۰۔۸۔۱۲۵ پونڈ ۰۔۰۔۹۔۴۹ روپے

لاہور ۸ مارچ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری ایک حکم جاری کیا ہے۔ جس کی رو سے ضلع لاہور میں انہوں نے ایک ماہ کے عرصہ کے لئے ستیارتھ پرکاش کے خلاف کانفرنس کے انعقاد کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

نئی دہلی ۸ مارچ۔ سنٹرل اسمبلی میں سوالات کے وقت ڈاکٹر امبیدکار نے اچھوت لوگوں سے زبردستی بیگار لینے کے متعلق کہا کہ ابھی تک اس کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا اور حکومت اس بیگار کو ہٹانے کے لئے کسی ایسی تجویز پر جو کہ پیش کی جائے۔ وقت مقررہ پر غور کرے گی۔

لکھنؤ ۸ مارچ۔ تقریباً چالیس شیعہ و سنیوں کو بارہ وفات کے سلسلہ میں احتیاط کے طور پر زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری گرفتار کرلیا گیا ہے۔ ان میں سے بہت سے ضمانت پر رہا کر دیئے گئے ہیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت جلسوں اور جلوسوں کی ممانعت کردی ہے۔

لنڈن ۸ مارچ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ برلن پر اتحادی ہوائی حملے کے بعد ۶۸ بمبار جہاز واپس نہ لوٹ سکے۔ اس حملہ کے دوران میں ۸۳ جرمن ہوائی جہاز تباہ کئے گئے۔ اور گیارہ امریکن ہوائی جہازوں کا نقصان ہوا۔

نئی دہلی ۸ مارچ۔ کونسل آف سٹیٹ کے اجلاس میں پنڈت کنزرو نے دفاعی بجٹ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ غالباً حکومت نے دفاع کے لئے جو روپیہ وقف کیا ہے۔ اسے وہ غیر ہندوستانی امور پر صرف کریگی برما پر دوبارہ قبضہ کرنا برطانیہ کے شاہی مفاد سے تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے برطانیہ کو اس کے مصارف برداشت کرنے چاہئیں۔

انزیو ۸ مارچ۔ سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ جرمنوں نے اتحادیوں کو ان کے مورچوں سے نکالنے کے لئے جو حملے اس وقت تک کئے ہیں۔ ان میں جرمنوں کو ۲۴ ہزار سپاہیوں کا نقصان اٹھانا پڑا ہے۔

قاہرہ ۸ مارچ۔ آج یہاں سے اعلان کیا گیا ہے کہ امریکہ کے وزیر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نے آج مصر کے وزیر اعظم نحاس پاشا سے ملاقات کی۔ اور ان کو فلسطین کے معاملہ پر زبانی جواب دیا۔ یاد رہے کہ فروری کے آخر میں مصر نے امریکہ سے فلسطین کے معاملہ پر امریکہ کی سینٹ کے ایک بیان پر پروٹسٹ کیا تھا۔ آج کے زبانی جواب کی تفصیل معلوم نہیں ہوسکی۔ لیکن امریکہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ سینٹ میں جو بیان دیا گیا تھا۔ وہ حکومت کی پالیسی نہیں تھی۔

قاہرہ ۸ مارچ۔ مشرق وسطیٰ کے معتبر حلقوں میں اس مایوسی کو پوشیدہ رکھنے کی کوشش نہیں کیجارہی جو ترکی کو سامان جنگ کی بہم رسانی بند کردینے سے پیدا ہوگئی ہے۔ اس معاملہ میں یہ بھی واضح کیا جاتا ہے کہ جبتک خود ترکی کی طرف سے تسلی بخش تجاویز پیش نہ کیجائیں۔ از سر نو گفت و شنید ہونے کا امکان نہیں۔

برطانی فوجی وفد سے دوران گفت و شنید ترکوں نے مسلسل اس بات پر زور دیا تھا کہ ادانہ کانفرنس کی مرتب کردہ فہرست کے مطابق اسلحہ اور سامان حرب بہم پہنچائے جائیں۔ فہرست مذکور کو ایسی حالت میں برطانی حکومت نے منظور کیا تھا۔ جب یہ اغلب معلوم ہوتا تھا کہ جرمن اناطولیہ کی راہ شام اور خلیج ایران کی طرف بڑھیں گے۔ ترکوں نے یہ بھی کہا کہ جبتک مطلوبہ سامان ہمارے حوالے نہ کردیا جائے (حوم)